ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

"احمد فراز کی غزل میں پختون ولی کے اقدار کا تجزیہ "

محمد عثمان (لیکچرار، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور)

وقار احمد (پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور)

رابعہ جلال (پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، اسلامیہ کالج یونی ورسٹی، پشاور)

Abstract

Ahmad Faraz is a well known urdu poet of Khyber Pakhtunkhwa.He was born in Kohat ,a district of KPK. After Faiz Ahmad faiz , Faraz poetry was famous for progressive and romantic thoughts.Along with the romantic and progressive elements Ahmad Faraz also reflected the values of Khyber pakhtunkha in his poetry, which are considered the values of the cultural life of the Pakhtoons. He has described this system of life of Pakhtoon wali in his poems which are not in writing but definitely found in the social life of Pakhtoons. He wrote many couplets about the characters of Pakhtoons and Pakhtunwali. This article discuss couplets of Ahmad Faraz about the culture of Pakhtun's and characters of pakhtunwali .''

ہر ادیب کسی خاص معاشرے میں رہتا ہے۔ اس معاشرے کے تمام تر زندگی سے وہ اپنی تخلیقات کے لیے کچھ نہ کچھ لیتا رہتا ہے۔ کیونکہ ہر انسان پر اپنا ماحول اثر انداز ہوتا رہتا ہے۔ گویا کہ جس ماحول میں ادیب پلتا ہے اسی کے قلم سے تخلیق ہونے والا ادب بھی اسی ماحول کی عکاسی کرتا نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ ادیب کے نفسیاتی رویے بھی اس کے ادب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس سے ہم یہ نتیجہ بھی اخذ کر سکتے ہیں کہ ادب اور سماج بھی آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ ادب سماج ہی کی ایک طرح سے نمائندگی کرتا ہے۔ احمد فراز ایک پختون شاعر تھے ان کا بنیادی تعلق خیبر پختونخوا کے شہر کوہاٹ سے تھا۔ ان کی غزل میں خیبر پختونخوا کے آثار جابجا نظر آتے ہیں۔ پختونوں کی قدیم طرز زندگی میں کچھ ایسے بنیادی عناصر پائے جاتے ہیں جو ہر پختون میں کسی نہ کسی حوالے سے پائے جاتے ہیں۔ یہ وہی عناصر ہیں جن کے تحت پختونوں کی زندگی گزرتی رہتی ہے۔ اس کو "پختون ولی" کہا جاتا ہے۔ "پختون ولی" کے مثبت عناصر کے علاوہ بھی کچھ ایسے عناصر ہیں جن کی وجہ سے پختونوں کی سماجی زندگی میں مثبت اور منفی اثرات پڑتے رہتے ہیں۔ احمد فراز ان تمام چیزوں سے بخوبی آگاہ تھے۔ وہ پختونوں کی سماجی زندگی کے بارے بھی گہرا شعور رکھتے تھے۔ احمد فراز کی غزل میں پختون

سماج کی کہیں نہ کہیں سے عکاسی کی گئی ہے۔ دوستی، مہمان نوازی، وفاداری، عشق اور محبت، حق گوئی اور اس جیسے دیگر چیزوں کو احمد فراز نے اپنی شاعرانہ انداز میں پروکر ان کو امر کر دیا ہے۔ اس سے ان کے پختونخواہ اور یہاں کے رہنے والوں سے محبت کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے اور خیبر پختونخوا کے شہروں کا ذکر کر کے احمد فراز نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں کے فطری اور قدرتی حسن اور دلکش نظاروں کے بھی دلدادہ تھے۔

"پیغور "

پختونوں کی سماجی زندگی میں "پیغور" ایک انتہائی اہم نقطہ ہے۔پیغور سے مراد "طعنہ " ہے۔ یہ منفی رویہ بھی ہے کیونکہ اس سے جنم لینے والے مسائل انسانی معاشرت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ پختون سماج میں جب کبھی کوئی انسان کوئی ایسا کام کر جاتا ہے جو پختون ولی یا انسانی تہذیب کے خلاف ہو تو دیگر لوگ اس گناہ پر اس شخص کو شرمندہ کرنے کے لیے طعنہ دیتے ہیں۔پیغور یعنی طعنہ کسی بھی پختون کے لیے بہت للکارنے والی بات ہوتی ہے کیونکہ ہر پختون دوسروں کے سامنے معاشرے میں کھل کر زندگی گزارنے کے لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ طعنہ نہ صرف اس شخص کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے بلکہ دوسروں کے سامنے بھی اس کو شرمندہ کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پختون معاشرے میں "پیغور "یعنی طعنہ ہی کی وجہ سے اکثر اوقات بات لڑائی جھگڑے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

فراز نے ادب میں اپنی شاعری کے ذریعے "پیغور "یعنی طعنے کے خلاف ایک طرح سے مزاحمتی رویہ اپنایا ہے لکھتے ہیں:

جس کے ایما پہ کیا ترک تعلق سب سے
اب وہی شخص مجھے طعنہ تنہائی دے 1

کسی بھی پختون پر طعنہ یعنی "پیغور "سب سے گراں گزرتا ہے۔ وہ نہ ہی دوسروں کو طعنہ دیتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے دیے ہوئے طعنے کو باآسانی برداشت کر سکتا ہے۔ اس سے کسی بھی پختون کا انتقامی جذبہ بیدار ہو سکتا ہے۔ فراز نے شاعری کا سہارا لے کر اس جذبہ کا ذکر کیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

پیغور کو نورالامین یوسف زئی نے منفی قدر کہا ہے کیونکہ اس سے پختونوں کے انتقامی جذبے کو فوقیت ملتی ہے۔ بدل یعنی انتقام اور پیغور یعنی طعنہ پر بحث کرتے ہوئے نورالامین یوسف زئی لکھتے ہیں کہ:

"بدل تو پختون نفسیات کا بنیادی حصہ ہے۔۔۔پیغور کی طرح یہ بھی ایک منفی قدر ہے
جسے Little sence میں مثبت اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس طرح سے پختون سماج
میں Cheak & balance ہے۔ ایک پختون بدل اور پیغور کے ڈر سے
غلط کام نہیں کرتے جو کہ پختون ولی کے اصول کے خلاف ہو۔"2

مہمان نوازی

مہمان نوازی پختون ولی یعنی پختونوں کی نظام زندگی کا بنیادی وصف ہے۔ پختون ثقافت میں حجرہ ایک مرکز ہوتا ہے۔ اس میں بڑے بھی بیٹھتے ہیں اور چھوٹے بھی چھوٹوں کی وقت کے ساتھ ساتھ ترتیب ہوتی ہے اور بڑوں کا ادب اور احترام کیا جاتا ہے۔ ہر گاؤں میں ایک حجرہ موجود ہوتا ہے۔ مہمان خواہ گاؤں کے کسی بھی شخص کا ہو لیکن حجرے میں پورے گاؤں کا مشترکہ مہمان ہوتا ہے پختون ثقافت اس حوالے سے دیگر ثقافتوں اور تہذیبوں سے مختلف بھی ہوتا ہے ۔ مہمان کا ہر طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور میزبانی میں کسی بھی قسم کا کسر نہیں چھوڑا جاتا۔ احمد فراز نے پختون تہذیب کے اس وصف کے بارے میں اپنی شاعری میں کھل کر اظہار کیا ہے، لکھتے ہیں:

اے تو کہ تیرے در پہ ہیں رندوں کے جمگھٹے
اک روز اس فقیر کے گھر آ شراب پی 3

مندرجہ بالا شعر میں احمد فراز نے میزبانی کے حقوق کی آدائیگی کا کھل کر اظہار کیا ہے۔ دعوت دینے کا بھی اظہار کیا ہے۔ پختونوں میں ایک وصف یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ میزبانی سے خوش ہوتے ہیں اور خوشی خوشی میزبانی کے فرائض کی ادائیگی کا اظہار کرتے ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

پختونوں کے ہاں مہمان صرف وہ نہیں ہوتا جس کے ساتھ کوئی تعلق ہو بلکہ ہر مسافر اور پختون کے در پر پیر رکھنے والا شخص پختون کا مہمان ہوتا ہے۔ اس چیز کو بھی فراز نے معاشرے میں دیکھا اور اس کی عکاسی یوں اپنے الفاظ میں کی ہے:

آوارہ نہ پھر شام غریبی کے مسافر

آ اور مرے دل کی سرائے کو وطن کر 4

گویا کہ کوئی بھی غریب الوطن انسان چاہیے جہاں سے بھی آن وارد ہو جائے وہ پختون معاشرے میں اور اس کے دل میں اپنے لیے ضرور جگہ دیکھے گا۔ نور الامین یوسف زئی اپنی کتاب "پختو، پختون اور پختون ولی" میں مہمان نوازی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"میلستیا (مہمان نوازی) پختون ولی کی ایک خوب صورت قدر مہمان نوازی ہے

اگر پختونوں کے حجرہ یا مسجد میں کوئی اجنبی مہمان بھی آجائے تو وہ سب کا سانجھا ہوتا ہے۔" 5

حق گوئی:

کسی بھی شاعر یا ادیب کی یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ وہ حق اور سچ کا ساتھ دے اور حق گوئی سے کام لے۔ معاشرے میں ادیب قلمی جہاد کرتا رہتا ہے کسی بھی شاعر کی یہ بھی اہم ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حق کا نہ محض ساتھ دے بلکہ اس کا پرچار بھی کرے۔ اپختونوں نے اپنی سرزمین پر ہمیشہ حق اور سچ کا ساتھ دیا ہے اور ہر اس انسان سے نفرت کی ہے جس نے پختون معاشرے میں ظلم کے پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ خدائی خدمت گار تحریک اس کی زندہ مثال ہے جنہوں نے انگریزوں کے ظالم نظام سے نفرت کا اظہار کر کے حق اور سچ کا ساتھ دیا۔ گویا کہ حق اور سچ کے ساتھ رہنا اور ظلم کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہر پختون کی پہچان ہے۔ احمد فراز بھی مزاحمتی حوالے سے بھی اردو شعراء میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ فیض احمد فیض کے بعد احمد فراز نے اردو ادب میں سب سے زیادہ مزاحمت دکھائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے کلام میں مزاحمتی رویہ جابجا پڑھنے کو ملتا ہے۔ اپنے مجموعہ کلام جاناں جاناں میں لکھتے ہیں:

سبھی کو جان تھی پیاری سبھی تھے لب بستہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

بس اک فراز تھا ظالم سے چپ رہا نہ گیا6

محبت میں ہجر سب سے زیادہ کرب اور اذیت میں مبتلا کرتا ہے۔عاشق کے لیے اس سے بھی زیادہ ہجر اور اذیت میں رکھنے والی بات اپنے محبوب کے ساتھ گزرے وقت کو بھلانا ہوتا ہے۔ہر انسان اپنے ماضی کی یاد کی وجہ سے اذیت میں مبتلا ہوتا ہے لیکن فراز محبت اور ہجرت میں بھی حق گوئی کے قائل ہیں وہ اپنے کرب کا اظہار بھی برملا کرتے ہیں اور محبوب کے کرب سے گزرنے کا بھی کھل کر اظہار کرتے ہیں۔وہ محبوب کے حالات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ وہ فراموش کرنے والا انسان ہے لیکن مجھ سے بچھڑنے کے بعد وہ مجھے یاد ضرور کرتے رہے۔

وہ لاکھ زود فراموش ہو فراز مگر

اسے بھی مجھ کو بھلانے میں اک زمانہ لگا7

حق گوئی انسان سے دوغلے پن کا شکار لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے کیونکہ سچ اور صداقت کا ساتھ دینے والے کردار کی وجہ سے منفی رویے کے حامل لوگوں کا کردار آشکارا ہونے میں دیر نہیں لگتی اس لیے وہ تمام منفی لوگوں کو حق گو انسان اچھا نہیں لگتا۔حق گو انسان کے اپنے احباب بھی اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔اس لیے فراز ان الفاظ کر رہے ہیں:

میں کیوں نہ فراز ان کی طرح مُہر برلب تھا

اس بات سے ناخوش مرے احباب بہت تھے8

ایک اور جگہ اپنی خودداری کا سچا اظہار یوں کرتے ہیں:

خود کو ترے معیار سے گھٹ کر نہیں دیکھا

جو چھوڑ گیا اسے پلٹ کر نہیں دیکھا9

جہاں پر فراز کا شکوہ پتھر مزاج محبوب کے سامنے کسی قسم کی وقعت نہ رکھتا ہو تو وہاں فراز بھی خاموشی کو ہی بہتر سمجھ لیتے ہیں۔لیکن اپنے خاموش رہنے کی دلیل دینا نہیں بھولتے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

گلہ فضول تھا عہد وفا کے ہوتے ہوتے

سو چُپ رہا ستم ناروا کے ہوتے ہوتے10

دوستی:

دوستی ایک ایسا رشتہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے انسان خود کو کبھی بھی تنہا اور مایوس محسوس نہیں کرتا ۔دوست انسان کا سہارا ہوتا ہے کسی بھی معاشرے میں زندگی گزارنے کے اپنے اپنے اصول اور معیارات ہوتے ہیں۔ پختون معاشرے میں بھی دوستی کا ایک شفاف معیار ہے۔دوست اپنے دوست کے لیے کسی بھی حد تک قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے۔پشتو ادب میں بھی دوست اور دوستی کے اس خوب صورت رشتے کا ذکر موجود ہے Jens enevoldsnنے اپنی پشتو ٹپہ کی ترجمہ شدہ کتاب میں دوستی کے حوالے سے ٹپہ یوں ترجمہ کیا ہے:

"عالم خوڈیر رانہ چاپیر دے

پہ ستر گو ڑوند شومہ چی یانہ پیژنمہ11

There is a world of people around me, are my

friend"eyes blind, that thy do not recognize a

اسی طرح پشتو کے محاورے بھی دوست اور دوستی کی اہمیت کے حوالے سے مشہور ہیں۔ایک جگہ Jensنے یوں محاورہ درج کیا ہے:

"اول ملگرے بیالار غواڑہ12

Find a companion before enquire the road."

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.6 No.2 2023

احمد فراز بھی پختون شاعر تھے وہ بھی دوستی، محبت، عشق اور اس جیسے دیگر رشتوں کے نہ محض قائل تھے بلکہ ان رشتوں کا احترام بھی کرتے تھے۔اس کے ساتھ ساتھ پختون ولی کے اقدار کے بھی دلدادہ تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان تمام اقدار کو اپنی شاعری کی نظر میں قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

حوالہ جات

1۔ احمد فراز، کلیات احمد فراز، فرید بک ڈپو پرائویٹ لیمیٹڈ، نیو دہلی، سہ 2010، صفحہ 222

2۔نور الامین یوسف زئی، پختو پختون اور پختون ولی، عامر پرنٹ اینڈ پبلشر، پشاور، 2015ء، صفحہ 116۔

3۔احمد فراز، کلیات احمد فراز، فرید بک ڈپو پرائویٹ لیمیٹڈ، نیو دہلی، سہ 2010، صفحہ 116

4۔ایضا صفحہ 76

5 :نور الامین یوسف زئی، پختو پختون اور پختون ولی، عامر پرنٹ اینڈ پبلشر، پشاور، 2015ء، صفحہ 117

6۔احمد فراز، کلیات احمد فراز، فرید بک ڈپو پرائویٹ لیمیٹڈ، نیو دہلی، سہ 2010، صفحہ 128

7۔ایضا صفحہ 235

8۔ایضا۔166

9۔ایضا۔88

10۔ایضا۔صفحہ 156

11۔جیمز اینی اولڈسن، سپو گمیہ کڑنگ وھہ راخیژہ، انٹرلٹ فاونڈیشن، پشاور، 2004، صفحہ 57

12۔جیمز اینی اولڈسن، سپو گمیہ کڑنگ وھہ راخیژہ، انٹرلٹ فاونڈیشن، پشاور، 2004، صفحہ صفحہ 13